بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشارات

اشاعت گذشتہ میں ہم بعض ان اوصاف و اعمال کا ذکر کر چکے ہیں جن کو قرآن مجید میں مذموم ٹھیرایا گیا ہے اور جن سے افراد اور جماعت کا بگڑ مقصود ہے۔ اب اسی سلسلہ میں چند مزید اوصاف و اعمال کا ہم ذکر کرتے ہیں:

۵۔ وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ تعالیٰ کفران نعمت، ناشکری، احسان فراموشی و نمکحرامی قرار دیتا ہے:

قُلْ هُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (الملک - ۲۰)

اے نبی ان سے کہو کہ اللہ نے تم کو وجود بخشا، تمھیں کان، آنکھیں اور دل دیے مگر تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو (یعنی نہ خود حقیقت پر غور کرتے ہو نہ آنکھیں کھول کر آیات الٰہی کو دیکھتے ہو نہ کسی کی نصیحت سنتے ہو)

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ڮ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا (الفرقان - ۵)

ہم آسمان سے برسنے والے پانی کو ان کے درمیان گردش دیتے ہیں تاکہ وہ (اس انتظام کو دیکھ کر) متنبہ ہوں اور سبق حاصل کریں مگر اکثر انسانوں نے ناشکری کے سوا کوئی دوسرا رویہ اختیار کرنے سے انکار کیا (یعنی بارش کا انتظام جس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے اس کی طرف ذرا توجہ نہ کی اور غرق تک پہنچنے کے جو مواقع اللہ بار بار سامنے لاتا رہا ان سب کو کھوتے ہی چلے گئے)

مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (یوسف - ۵)

(یوسف نے کہا) ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں یہ ہم پر اور سارے انسانوں پر اللہ کا احسان ہے (کہ اس نے اپنے سوا کسی کی بندگی کی ہمیں تکلیف نہیں دی) مگر اکثر انسان شکر ادا نہیں کرتے (یعنی بندگی غیر کی تکلیف میں خود اپنے آپ کو مبتلا کرتے ہیں)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۙ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـــًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ (النحل - ۱۰)

اللہ نے تمھارے لیے خود تمھاری اپنی جنس سے بیویاں پیدا کیں اور ان بیویوں سے تم کو بیٹے پوتے دیے اور تمھیں اچھی اچھی چیزیں رزق میں دیں، پھر کیا یہ لوگ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی بندگی کرتے ہیں جو نہ تو آسمانوں سے رزق دینے پر قادر ہیں نہ زمین سے اور جن کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا ... وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ ... وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ

جس نے تمھارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا اور اس میں تمھارے لیے راستے پیدا کیے..... جس نے آسمان سے ایک اندازے پر پانی اتارا...... جس نے تمام اقسام کی چیزیں پیدا کیں اور تمھارے لیے کشتیوں اور جانوروں کی صورت

اور ناشکروں کو ان کی ناشکری اس کے سوا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی کہ ان کے رب کے ہاں انھیں اور زیادہ مغضوب بنا دے اور زیادہ خسارے میں مبتلا کر دے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ..... وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ (الشوریٰ-۳)

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نبی نے اللہ پر جھوٹ افترا کیا ہے؟ تو اے محمد اگر اللہ چاہے تو تمھارے قلب پر وحی کا دروازہ بند کردے اور باطل کو مٹا کر حق کو اپنے براہ راست احکام سے حق کر دکھائے۔ وہ تو دلوں کے راز تک جانتا ہے اور وہی (مہربان خدا) ہے جو بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور برائیوں سے درگذر کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو......اور جو لوگ اس کی اس نعمت کا (جو اس نے ان کے لیے نبی بھیج کر اور اصلاح کا موقع دے کر انھیں عطا کی ہے) کفران کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ (یونس-۶)

اے نبی ان سے کہو تم لوگوں نے کبھی اس معاملہ پر بھی غور کیا کہ جو رزق اللہ نے تمھارے لیے نازل کیا تھا اس میں تم نے باختیار خود کسی چیز کو حلال اور کسی چیز کو حرام ٹھیرا لیا؟ ان سے پوچھو کیا اللہ نے تم کو اس کی اجازت دی تھی یا تم اللہ پر افترا کرتے ہو (یعنی یہ جھوٹا دعویٰ کرتے ہو کہ خالق نے اس معاملہ میں تمہیں خود مختار کر دیا ہے یا یہ کہتے ہو کہ خدا ہی نے فلاں فلاں چیزیں حرام کی ہیں حالانکہ اس نے نہیں کیں)۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں وہ آخر کیا گمان کرتے ہیں کہ اللہ قیامت کے روز ان سے کیا سلوک کرے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر فضل فرماتا ہے مگر لوگ شکر گذار نہیں ہوتے۔ (یعنی اللہ کا یہ فضل ہے کہ اس نے انسانی فطرت اور حقائق اشیا کے علم کی بنا پر خود انھیں بتا دیا کہ کیا حرام ہے اور کیا حلال مگر لوگ اس کی ناشکری کرتے ہیں اور خود اپنے قانون ساز بن بیٹھتے ہیں یا خدا کے قانون کو چھوڑ کر انسانوں کے بنائے ہوئے مبنی بر قیاس و گمان قوانین کی پیروی کرتے ہیں)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (یٰسٓ-۳)

اور جب ان سے کہا گیا کہ جو کچھ اللہ نے تم کو رزق دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو تو ناشکرے لوگوں نے اہل ایمان کو جواب دیا کیا ہم اس کو کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو خود کھلا سکتا تھا؟ تم لوگ تو بالکل ہی بہک گئے ہو۔

۷- وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ تعالیٰ خیانت سے تعبیر فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (انفال-۳)

اے ایمان لانے والو! جان بوجھ کر اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو (یعنی وفاداری و اطاعت کا عہد کرنے کے بعد اس کے پورا کرنے سے جی نہ چراؤ) اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو (یعنی جو ذمہ داریاں تمھارے اعتماد پر تمھارے سپرد کی گئی ہوں ان کے ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرو)

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ (انفال-۷)

اور اگر تم کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو (یعنی یہ خطرہ ہو کہ معاہدہ تو اس نے کر لیا ہے مگر وہ درپردہ دشمن ہے اور موقع پاتے ہی عہد توڑ کر حملہ کر دے گی) تو اس کے عہد کو علی الاعلان اس کی طرف پھینک دو، اللہ خائنوں کو پسند نہیں کرتا (یعنی اللہ کو یہ پسند نہیں ہے کہ جب دوسرے کی طرف سے خیانت

انفلک والانعام ما ترکبون .... وجعلوا له من عباده جزءا ان الانسان لکفور مبین (الزخرف - ۱)

... سواری کرتے ہیں .... لوگوں نے اسی کے بندوں میں سے بعض کو اس کا حصہ دار بنا ڈالا۔ واقعہ یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وإذا مس الانسان ضر دعا ربه منیبا الیه ثم اذا خوله نعمة منه نسی ما کان یدعوا الیه من قبل وجعل لله اندادا لیضل عن سبیله قل تمتع بکفرک قلیلا انک من اصحب النار (الزمر - ۱)

جب انسان پر کوئی سختی آتی ہے تو وہ بڑی توجہ کے ساتھ اپنے رب کو پکارتا ہے پھر جب اللہ اس کو اپنی رحمت سے سرفراز کر دیتا ہے تو وہ اس برے وقت کو بھول جاتا ہے جس میں ابھی ابھی دعائیں مانگ رہا تھا اور اللہ کے بہت سے مد مقابل کھڑے کر لیتا ہے تاکہ یہ حرکت اسے راہ خدا سے بھٹکا دے۔ (اے محمدؐ) اس انسان سے کہدو کہ اپنی ناشکری کے مزے تھوڑے دن لوٹ لے، آخر کو یقیناً تجھے دوزخیوں میں شامل ہونا ہے۔

وانا اذا اذقنا الانسان منا رحمة فرح بها وان تصبهم سیئة بما قدمت ایدیهم فان الانسان کفور (الشوری - ۵)

جب ہم انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ پھول جاتا ہے اور جب ان کے اپنے کرتوتوں کی بدولت ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہی انسان منکر نعمت ہو جاتا ہے۔

والله اخرجکم من بطون امهتکم لا تعلمون شیئا وجعل لکم السمع والابصر والافئدة لعلکم تشکرون .... والله جعل لکم من بیوتکم سکنا وجعل لکم من جلود الانعام بیوتا تستخفونها یوم ظعنکم ویوم اقامتکم ومن اصوافها واوبارها واشعارها اثاثا ومتاعا الی حین والله جعل لکم مما خلق ظللا وجعل لکم من الجبال اکنانا وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر وسرابیل تقیکم باسکم کذلک یتم نعمته علیکم لعلکم تسلمون فان تولوا فانما علیک البلغ المبین یعرفون نعمت الله ثم ینکرونها واکثرهم الکافرون (النحل - ۱۱)

اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں نکالا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور تمہیں کان آنکھیں اور دل دئیے کہ شاید تم شکر گزار ہو .... اور اللہ نے تمہیں رہنے کو گھر دیے، جانوروں کی کھالوں کے خیمے بخشے جنھیں تم کوچ اور قیام میں ہلکا پاتے ہو، اور جانوروں کے صوف، اون اور بالوں سے تم کو پہننے اور برتنے کی چیزیں عطا کیں جو ایک وقت مقرر تک کام دیتی ہیں، اور اس نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لیے سایہ کیا اور پہاڑوں میں پناہ گاہیں تم کو بخشیں اور وہ پوشاکیں تم کو عطا کیں جو تمہیں گرمی اور لڑائی میں بچاتی ہیں، اس طرح اللہ نے اپنا احسان تم پر مکمل کیا کہ شاید تم فرمانبرداری کرو ــــ اب اگر یہ لوگ اطاعت سے منہ موڑتے ہیں تو اے نبی تم پر صرف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، یہ لوگ اللہ کی نعمت کو جانتے ہیں پھر اس کا احسان ماننے سے انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔

ولقد صرفنا للناس فی هذا القران من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا (بنی اسرائیل - ۱۰)

ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر طرح کی مثالیں بار بار پیش کیں مگر اکثر انسان ناشکری ہی کرنے پر اڑے رہے (یعنی انھوں نے کتاب الٰہی کی ہدایت بخشی سے فائدہ نہ اٹھایا۔)

هو الذی جعلکم خلئف فی الارض فمن کفر فعلیه کفره ولا یزید الکفرین کفرهم عند ربهم الا مقتا ولا یزید الکفرین کفرهم الا خسارا (فاطر - ۵)

اس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا۔ پھر جو کفران نعمت کرتا ہے (یعنی نعمت خلافت سے سرفراز ہونے کے بعد بندگان خدا کا خدا بن بیٹھتا ہے یا خود مختار بن جاتا ہے یا بندوں کی بندگی کرنے لگتا ہے) تو اس کی اس ناشکری کا وبال اسی پر ہے

کا اندیشہ ہو تو اس سے پہلے تم ہی خیانت میں پیش قدمی کر جاؤ بلکہ راست بازی یہ ہے کہ اس کو صاف صاف مطلع کر دو کہ اب ہمارا تم سے کوئی معاہدہ نہیں ہے)

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ (یوسف ـ ۷)

(یوسف نے کہا) یہ میں نے اس لیے کیا تاکہ (عزیز مصر کو) معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کے پیٹھ پیچھے اس کے ساتھ خیانت نہیں کی (یعنی اس کے اعتماد سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا) اور یہ بھی وہ جان لے کہ اللہ خائنوں کی چال بازیوں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا (یعنی عزیز کی بیوی نے اپنے شوہر کے ساتھ خیانت کر کے جو چال بازی کی تھی، ان کی ناکامی سے وہ عبرت حاصل کرے)

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا هَا أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا (النساء ۱۶)

اور ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنے نفس سے آپ خیانت کرتے ہیں (یعنی مجرموں کو اپنے دل میں مجرم جاننے کے باوجود ان کی حمایت کرتے ہیں) یقیناً اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو خیانت کار و معصیت پیشہ ہو۔ یہ لوگ انسانوں سے تو اپنی خیانت چھپا سکتے ہیں مگر خدا سے نہیں چھپا سکتے۔ خدا تو اس وقت بھی ان کے پاس ہوتا ہے جبکہ وہ اس کی مرضی کے خلاف راتوں کو چھپ کر باتیں کرتے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس پر محیط ہے۔ ہاں تم لوگوں نے دنیا کی زندگی میں تو مجرموں کی حمایت کر لی مگر قیامت کے روز اللہ کے مقابلہ میں کون ان کی حمایت لے گا یا کون ان کا وکیل بنے گا۔

عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ (بقرہ ۲۳)

اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں سے خیانت کر رہے تھے (یعنی ایک کام کو اپنے دل میں خود ناجائز سمجھتے ہوئے اس کا ارتکاب کر رہے تھے)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا (تحریم ـ ۲)

اللہ کافروں کی عبرت کے لیے مثال دیتا ہے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی یہ دونوں ہمارے دو صالح بندوں کی بیویاں تھیں مگر انھوں نے ان کے ساتھ خیانت کی (یعنی بظاہر اپنے شوہروں کی وفادار بنی رہیں لیکن درپردہ اپنی گمراہ قوم کے ساتھی رہیں)

۷۔ وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ تعالیٰ شیطان کی رہنمائی کا نتیجہ قرار دیتا ہے:

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ أُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ (المجادلہ ـ ۳)

ان پر شیطان حاوی ہو گیا ہے اور اس نے خدا کی یاد ان کے دل سے بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کی پارٹی ہیں۔

وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا (النساء ـ ۱۸)

اور شیطان نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا میں انھیں بہکاؤں گا، میں انھیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا، میں انھیں حکم دوں گا اور وہ جانوروں کے کان پھاڑیں گے (یعنی جاہلانہ توہمات میں مبتلا ہوں گے اور مشرکانہ رسموں کی پابندی کریں گے) اور میں انھیں حکم دوں گا اور وہ خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے (یعنی فطرت کے خلاف کام کریں گے اور خدا نے اشیاء اور قوتوں کو جن اغراض کے لیے پیدا کیا ہے ان کے خلاف دوسری اغراض کے لیے انھیں استعمال کریں گے) اور جس نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست بنایا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (البقرہ - ۲۱)

لوگو کھاؤ ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال اور پاک، اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو (یعنی نہ تو خدا کی حرام ٹھیرائی ہوئی چیزوں کو حلال کرلو اور نہ اس کی حلال ٹھیرائی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دے لو، نہ کمائی کے جائز ذرائع کو ناجائز بناؤ اور نہ ناجائز ذرائع کو جائز بنالو) شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے، وہ تمھیں بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اس بات پر اکساتا ہے کہ اللہ کا نام لیکر وہ باتیں کہو جو تمھیں معلوم نہیں ہے کہ واقعی اللہ ہی کی فرمائی ہوئی ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (البقرہ ۲۵)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ (یعنی اپنی پوری زندگی کو دائرہ اسلام میں لے آؤ) اور شیطان کے پیچھے نہ چلو (یعنی ایسا نہ کرو کہ اپنی زندگی کا کچھ حصہ اسلام کے اندر رکھو اور باقی حصوں کو اس سے باہر رکھ کر شیطان کی پیروی کرنے لگو) شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے۔

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران - ۱۸)

وہ تو شیطان ہے جو تمھیں اپنے دوستوں (یعنی دشمنان حق) سے ڈراتا ہے پس تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ ...... الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا (بقرہ - ۳۷)

جو اچھے مال تم نے کمائے ہیں اور جو عمدہ چیزیں ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالی ہیں ان میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو اور ایسا نہ کرو کہ بری سے بری چیز چھانٹ کر خدا کی راہ میں دینے لگو...... شیطان تمھیں فقر کا خوف دلاتا ہے (یعنی کہتا ہے کہ خدا کی راہ میں فیاضی دکھاؤ گے تو تنگ دست ہو جاؤ گے) اور بے شرمی (یعنی بخل اور تنگ دلی) کا حکم دیتا ہے۔ مگر اللہ تم کو اپنی بخشش اور اپنے فضل کی امید دلاتا ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ (اعراف ۲۴)

نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے نہ الجھو اور اگر شیطان تمھیں اکسائے (یعنی جاہلوں سے جھگڑنے اور بحثیں کرنے اور نفسانیت کی لڑائی لڑنے پر آمادہ کرے) تو اللہ کی پناہ مانگو۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (بنی اسرائیل ۳۰)

اور فضول خرچی نہ کرو (یعنی خدا کے دیے ہوئے مال کو اپنی نفس پرستی اور ناجائز کاموں اور خلاف حق کوششوں میں نہ اڑاؤ) فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا (المجادلہ)

خفیہ سرگوشی شیطان کی تحریک سے ہوتی ہے تاکہ اہل ایمان کو رنجیدہ کرے۔

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ... إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ (المائدہ - ۱۲)

یہ شراب اور جوا اور آستانے (جن پر غیر اللہ کے لیے قربانیاں چڑھائی جاتی اور منتیں مانی جاتی ہیں) اور پانسے (جن سے فالیں لی جاتی ہیں اور قسمتیں دریافت کی جاتی ہیں) وہ گندگیاں ہیں جو شیطان نے تیار کی ہیں لہٰذا ان سے بچو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمھارے درمیان عداوتیں اور کینے ڈال دے اور تمھیں خدا کی یاد اور نماز سے باز رکھے۔

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ

شیطان تمھیں اسی طرح فتنہ میں نہ ڈالے جس طرح اس نے تمھارے والدین

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ (احقاف - ۱)

اور اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اس کی دعا کا جواب نہیں دے سکتے بلکہ جنھیں اس کی دعا کی سرے سے خبر ہی نہیں ہے۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (النساء - ۲۰)

اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کو نہ مانے وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔

وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (بقرہ - ۱۳)

اور جو ایمان کو کفر سے بدلے (یعنی ایمان لانے کے بعد کافرانہ رویہ اختیار کرے) اس نے سیدھی راہ گم کردی۔

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (الزمر - ۳)

تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ کے ذکر سے (نرم پڑنے اور پگھلنے کے بجائے الٹے) سخت ہو جائیں، ایسے لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر)

اور اللہ کی رحمت سے گمراہوں کے سوا اور کون مایوس ہوتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ (الشوریٰ ۲)

خبردار جو لوگ قیامت کے معاملہ میں بحثیں کرتے ہیں (یعنی نہ صرف یہ کہ خود نہیں مانتے بلکہ دوسروں کو بھی انکار یا شک میں مبتلا کرنے کے لیے حجت بازیاں کرتے ہیں) وہ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ (ابراہیم - ۱)

جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ (راہ) راستہ ان کی خواہشات کے مطابق ٹیڑھی ہو جائے وہ گمراہی میں دور نکل گئے ہیں۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ (القصص - ۵)

اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو خدا سے ہدایت لیے بغیر اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہا ہو۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ (آل عمران)

پھر جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ فتنہ کی تلاش میں کتاب الٰہی کی ان آیات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں، اور ان کو معنی پہنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ ...... وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (الممتحنہ - ۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو میرے دشمن اور اپنے دشمن (یعنی خدا اور اہل ایمان کے دشمن) کو دوست نہ بناؤ .... اور جس نے تم میں سے ایسا کیا اس نے راہ راست گم کردی۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (احزاب - ۵)

اور جس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی وہی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا

نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے اپنی اولاد کو بے توفی وجہالت کی بنا پر

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا (اعراف-۲) (آدم وحوا) کو جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس اتروا دیے تھے تاکہ انھیں ایک دوسرے کو برہنہ دکھائے۔

۸- وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ تعالیٰ ناپسندیدہ قرار دیتا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ (النحل ۳) اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو استکبار کرتے ہیں (یعنی اپنی خود پرستی کے گھمنڈ میں خدا کے آگے جھکنے اور اس کی آیات پر توجہ کرنے اور اس کے احکام کی اطاعت کرنے سے منہ موڑتے ہیں یا بالفاظ دیگر بندے ہوکر اپنے رب کے سامنے اکڑتے ہیں)

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (الشوریٰ ۴) وہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (بقرہ ۲۴) اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (یعنی ان لوگوں کو جو اپنے جائز حدود سے تجاوز کرکے دوسروں کے حقوق پر دست درازی کریں)

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (المائدہ ۱۲) اللہ نے جو پاک چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرلو اور زیادتی نہ کرو (یعنی خدا کی مقررکردہ حدود سے تجاوز نہ کرو) اللہ کو زیادتی کرنے والے پسند نہیں ہیں۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (المائدہ ۹) اور اللہ فساد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ (قصص ۸) اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (یعنی جو اپنی خوشحالی پر پھولے ہوں اور دنیوی عیش میں مگن ہوکر خدا اور آخرت سے بے نیاز بن جاتے ہوں)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۨ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (النساء ۲) اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں متکبر ہوں اور دوسروں پر فخر جتائیں، جو خود بھی بخل کریں اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کریں اور جو فضل اللہ نے انھیں عطا کیا ہو اسے چھپائیں۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان-۲) اور لوگوں سے منہ پھیر کر (یعنی متکبرانہ شان کے ساتھ) بات نہ کرو اور نہ زمین میں اکڑ کر چل، اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں بڑا بنتا ہو اور دوسروں پر فخر جتائے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا (نساء ۱۶) اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو خیانت کار و معصیت پیشہ ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ (حج ۵) اللہ کسی خائن اور ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْۗءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (نساء-۲۱) اللہ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ بدگوئی میں زبان کھولی جائے الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔

۹- وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ کج روی و گمراہی قرار دیتا ہے:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا (النساء ۱۸) اور جو اللہ کے ساتھ (خدائی و معبودیت میں) کسی کو شریک کرے وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (انعام-١٦٠)

ہلاک کیا اور جو رزق اللہ نے انھیں دیا تھا اسے اللہ پر افترا باندھتے ہوئے (یعنی یہ کہہ کر کہ اللہ کا حکم ایسا ہی ہے) اپنے اوپر حرام کر لیا، یہ لوگ بہک گئے تھے اور ہرگز راہ راست پائے ہوئے نہ تھے۔

۱۰۔ وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ مانع فلاح اور موجب خسران قرار دیتا ہے:۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (عنکبوت ۶)

جن لوگوں نے باطل کو مانا اور اللہ کو نہ مانا وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔

قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الزمر ۷)

اے نبی ان سے کہو نادانو! کیا تم مجھے یہ تلقین کرتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی کروں؟ حالانکہ تمھاری طرف اور تم سے پہلے تمام پیغمبروں کی طرف یہی وحی کی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارا سب کیا کرایا ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ (الزمر ۲)

اے نبی ان سے کہو کہ میں تو اپنی اطاعت کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اسی کی بندگی کروں گا، تم اسے چھوڑ کر جس جس کی چاہو بندگی کرتے رہو۔ ان سے کہو اصلی خسارہ اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو قیامت کے روز خسارے میں ڈالا، خبردار! یہی صریح ناکامی و نامرادی ہے۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهَٰذَا أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ (یونس-۷)

وہ کہتے ہیں کہ خدا نے کسی کو بیٹا بنایا ہے۔ وہ بالاتر ہے اس سے۔ وہ تو بے نیاز ہے، آسمانوں اور زمین میں سب کچھ اسی کا ہے۔ تمھارے پاس اس قول کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے، کیا تم اللہ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو جنھیں تم جانتے نہیں ہو؟ اے نبی ان سے کہو کہ جو لوگ اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں وہ فلاح نہیں پا سکتے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ (الحج-۲)

لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو تذبذب کے ساتھ خدا کی بندگی کرتا ہے، اگر اس بندگی میں کچھ اس کا بھلا ہو گیا تو مطمئن رہا اور اگر کسی تکلیف و مصیبت کا سامنا پیش آگیا تو الٹا پھر گیا۔ ایسا شخص دنیا و آخرت دونوں میں خسارے میں رہا اور یہی صریح ناکامی ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (آل عمران-۹)

اور جو شخص اللہ کی فرمانبرداری کے سوا کوئی دوسرا طریق زندگی اختیار کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ

اور نہ کہو وہ باتیں جو تمھاری زبانیں جھوٹ گھڑا کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ ایسا کہنے سے تم اللہ پر جھوٹ افترا کرنے کے مرتکب ہوتے ہو (یعنی خود تمھارا

تفہیم القرآن

(۱۹)

الانفال

(رکوع ۵ تا ختم سورہ)

اے نبی! ان کافروں سے کہو کہ اگر اب بھی باز آجائیں تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اس سے درگزر کر لیا جائے گا، لیکن اگر یہ اسی پچھلی روش کا اعادہ کریں گے تو گذشتہ قوموں کے ساتھ جو کچھ ہو چکا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔

اے ایمان لانے والو ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورا کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے۔[۳۱] پھر اگر وہ فتنہ سے رک جائیں تو ان کے اعمال کا دیکھنے والا اللہ ہے۔ اور اگر وہ نہ مانیں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا سرپرست ہے اور وہ بہترین حامی و مددگار ہے۔[۳۲]

اور تمہیں معلوم ہو کہ جو کچھ مال غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔[۳۳] اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس چیز پر جو فیصلے کے روز، یعنی دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ کے دن ہم نے اپنے

---

[۳۱] یہاں پھر مسلمانوں کی جنگ کے اسی ایک مقصد کا اعادہ کیا گیا ہے جو اس سے پہلے سورہ بقرہ (رکوع ۲۴) میں بیان کیا گیا تھا۔ اس مقصد کا سلبی جزء یہ ہے کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ اور ایجابی جزء یہ کہ دین بالکل اللہ کے لیے ہو جائے۔ بس یہی ایک اخلاقی مقصد ایسا ہے جس کے لیے لڑنا اہل ایمان کے لیے جائز بلکہ فرض ہے۔ اس کے سوا کسی دوسرے مقصد کی لڑائی جائز نہیں ہے اور نہ اہل ایمان کو زیبا ہے کہ اس میں کسی طرح حصہ لیں۔

اس مقصد کے دونوں سلبی و ایجابی اجزاء کی تشریح ہم سورہ بقرہ کے حواشی میں کر چکے ہیں۔

[۳۲] اس کی تشریح بھی سورۂ بقرہ، رکوع ۲۴ کے حواشی میں گزر چکی ہے۔

[۳۳] یہاں اس مال غنیمت کی تقسیم کا قانون بتایا گیا ہے جس کے متعلق تقریر کی ابتدا میں کہا گیا تھا کہ یہ اللہ کا انعام ہے جس کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار اللہ اور اس کے رسول ہی کو حاصل ہے۔ اس آیت میں اس کا یہ ضابطہ مقرر کیا گیا ہے کہ لڑائی کے بعد تمام سپاہی ہر طرح کا مال غنیمت لا کر امیر یا امام کے سامنے رکھ دیں اور کوئی چیز چھپا کر نہ رکھیں۔ پھر اس مال میں سے پانچواں حصہ ان اغراض کے لیے نکال لیا جائے جو آیت میں بیان ہوئی ہیں، اور باقی چار حصے ان سب لوگوں میں تقسیم کر دیے جائیں جنہوں نے جنگ میں حصہ لیا ہو۔ چنانچہ اس آیت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ لڑائی کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ ان ھذہ غنائمکم وانہ لیس لی فیھا الا نصیبی معکم الخمس والخمس مردود علیکم فادوا الخیط والمخیط و اکبر من ذلک واصغر ولا تغلوا فان الغلول عار ونار (یہ غنائم تمہارے ہی لیے ہیں، میری اپنی ذات کا ان میں کوئی حصہ نہیں ہے بجز خمس کے اور وہ خمس بھی تمہارے ہی اجتماعی مصالح پر صرف کر دیا جاتا ہے، لہٰذا ایک ایک سوئی اور ایک ایک تاگا تک لا کر رکھ دو، کوئی چھوٹی یا (بقیہ صفحہ ۱۲ پر)